احرار کا قافلۂ تحفظ ختم نبوت......اور آپ کی ذمہ داری

سید محمد کفیل بخاری

عقیدۂ ختم نبوت' اسلام کی روح، ایمان کی جان اور وحدت امت کی اساس ہے۔ امتِ مسلمہ کی بقاء واستحکام اسی عقیدہ میں مضمر ہے۔ یہود ونصاریٰ نے تکمیل دین کے اعلان کے بعد پہلی ضرب عقیدۂ ختم نبوت پر لگائی تا کہ امتِ مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے۔ نبی ختمی مرتبت سیدنا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے آخری دنوں میں فتنہ ارتداد نے سر اٹھایا۔ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسود عنسی کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ مبارکہ میں حضرت فیروز ویلمی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور مسیلمہ کذاب کو خلیفۂ بلافصل سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔ جہادِ یمامہ میں سینکڑوں صحابہ شہید ہوئے مگر انھوں نے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے قولِ فیصل ''جو مرتد ہو جائے' اسے قتل کر دو'' کو سچ کر دکھایا۔

یوں تو چودہ صدیوں میں سو سے زائد ملعون اور جھوٹے افراد نے نبوت کے دعوے کیے اور اپنے اپنے عہد میں عبرتناک انجام سے دوچار ہو کر جہنم کا ایندھن بنے مگر گزشتہ صدی کے آخر میں ہندوستان کے عیسائی حکمران' انگریز نے امتِ مسلمہ میں انتشار وافتراق پیدا کرنے کے لیے ایک ملعون شخص مرزا قادیانی کو اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لیے منتخب کیا۔ یہ شخص (بقول خود) ''انگریز کا وفادار اور خود کاشتہ پودا'' تھا اور اسی وفاداری کے تحت اس نے پہلے اپنے آپ کو مبلغ ومناظر اسلام کے طور پر متعارف کرایا اور پھر بتدریج مہدی، مجدد، مسیح موعود، ظلی وبروزی نبی اور آخر میں معاذ اللہ محمد واحمد ہونے کا دعویٰ کیا۔ سب سے پہلے علماء لدھیانہ اور بعد میں علماء دیوبند نے اس پر کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ مسلمانوں میں اضطراب بڑھا اور محدث کبیر حضرت علامہ محمد انور شاہ کاشمیری قدس سرہٗ نے فتنۂ قادیانیت کے عوامی محاسبہ کے لیے علماء حق کو تیار کیا۔ مارچ ۱۹۳۰ء میں حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہٗ کی انجمن خدام الدین لاہور کے سالانہ جلسہ میں حضرت انور شاہ کاشمیریؒ نے پانچ سو علماء کی معیت میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کو ''امیر شریعت'' منتخب کیا اور اُن کے ہاتھ پر فتنۂ قادیانیت کے محاسبہ وتعاقب کے لیے زندگی وقف کرنے کی بیعت کی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے مجلس احرار اسلام کے تحت ''شعبۂ تبلیغ تحفظ ختم نبوت'' قائم کر کے قافلۂ ختم نبوت تشکیل دیا۔ مرزا کی جنم بھومی قادیان میں مجلس احرار اسلام کا دفتر، مدرسہ، مسجد اور لنگر خانہ قائم کیا۔ قادیانیوں نے تشدد، قتل، خوف وہراس اور مسلمانوں کو زدوکوب کرنے کے تمام ذلیل ہتھکنڈے آزمائے مگر منہ کی کھائی۔

قادیانیوں نے کشمیر کو اپنی سازشوں کا مرکز بنایا تو مجلس احرار نے ۱۹۳۰ء کی تحریک کشمیر میں پچاس ہزار کارکنوں کی گرفتاری اور چنیوٹ کے الٰہی بخش شہید سمیت کئی کارکنوں کی شہادت پیش کر کے قادیانیوں کی سازش ناکام کی اور ڈوگرہ راج کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔

مجلس احرار اسلام نے میاں قمر الدین صاحب رحمہ اللہ (لاہور) کو ''ختم نبوت وقف قادیان'' کا صدر اور مولانا عنایت اللہ چشتیؒ (ساکن چکڑالہ ضلع میانوالی) کو قادیان میں پہلا مبلغ مقرر کیا۔ پھر احرار رہنما، فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، مولانا لعل حسین اخترؒ اور قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ قادیان میں مرکز احرار اسلام میں بیٹھ کر قادیانیوں کو للکارتے اور مسلمانوں کے حوصلے بڑھاتے رہے۔

۲۱، ۲۲، ۲۳؍ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو مجلس احرار اسلام نے قادیان میں تین روزہ عظیم الشان ''ختم نبوت کانفرنس'' منعقد کی' جس میں تمام زعماء احرار اور ہندوستان بھر کے علماء خصوصاً حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی اور حضرت مفتی کفایت اللہ رحمہم اللہ نے شرکت کی۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حلقہ کے تمام علماء سمیت تائید وحمایت کر کے مجلس احرار اسلام کے شعبۂ تبلیغ تحفظ ختم نبوت کے لیے اپنی طرف سے مالی تعاون بھی فرمایا۔ اس مشن میں مجلس احرار اسلام کو برصغیر کے تمام علماء ومشائخ کی تائید وحمایت اور دعا وتعاون حاصل تھا۔ خصوصاً حضرت شاہ عبد القادر رائے پوری، حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوری، حضرت مولانا احمد خان رحمہم اللہ نے مجلس احرار اسلام کی مکمل حوصلہ افزائی فرمائی۔ الحمد للہ! قادیانیوں کی ہوا اکھڑ گئی اور احرار کے قافلۂ تحفظ ختم نبوت کو فتح حاصل ہوئی۔

قیامِ پاکستان کے بعد قادیانیوں نے پاکستان کی سلامتی کو نقصان پہنچانے کی سازش کی اور انگریز کا حق نمک ادا کرتے ہوئے' اُن کے منصوبوں کی تکمیل کے لیے سرگرم ہوگئے۔ انگریزوں کے ایماء پر پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان قادیانی کو بنایا گیا۔ جس نے تمام ریاستی وسائل کو قادیانی ارتداد کی تبلیغ اور اقتدار پر شب خون مارنے کی سازشوں کو پروان چڑھانے پر صرف کیا۔ ملک پر عملاً قادیانیوں کی حکومت تھی۔ مرزا بشیر الدین ۱۹۵۲ء میں بلوچستان کو ''احمدی سٹیٹ'' بنانے کی پیش گوئیاں کر رہا تھا۔ ان حالات میں مجلس احرار اسلام نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تمام مکاتبِ فکر کے جید علماء کو متحد کر کے ''کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت'' تشکیل دی۔

۱۹۵۳ء میں تحریک تحفظ ختم نبوت برپا ہوئی۔ سفاک وظالم جنرل اعظم خان نے مارشل لاء لگا دیا۔ بدترین ریاستی تشدد کے ذریعے ہزاروں سرفروشانِ احرار اور فدائیانِ ختم نبوت کو گولیوں کا نشانہ بنا کر شہید کیا گیا، تمام رہنما قید کر لیے گئے۔ بظاہر تحریک کو تشدد کے ذریعے کچل دیا گیا۔ مجلس احرار اسلام کو خلافِ قانون قرار دے کر ملک بھر میں احرار کے تمام دفاتر سربمہر اور ریکارڈ قبضہ میں لے کر تلف کر دیا گیا۔ زعماءِ احرار چین سے بیٹھنے والے کہاں تھے۔ ۱۹۵۴ء میں قید سے رہا ہوئے تو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، شیخ حسام الدینؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد حیاتؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا عبد الرحمٰن میانویؒ اور دیگر احرار رہنما سر جوڑ کر بیٹھے۔ مجلس احرار اسلام پر پابندی کے باوجود تحفظ ختم نبوت کے مشن کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔ ستمبر ۱۹۵۴ء میں احرار کی شیرازہ بندی کر کے اور شعبۂ تبلیغ تحفظ ختم نبوت کو بحال کر کے ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کے نام سے کام کا آغاز کیا گیا۔ ۱۹۵۴ء سے ۱۹۶۲ء تک مجلس احرار خلافِ قانون رہی۔ لہٰذا مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام خوش نام سے احرار سرگرم عمل رہے۔ ۲۱؍ اگست ۱۹۶۱ء کو حضرت امیر شریعت کا انتقال ہوگیا۔ ۱۹۶۲ء میں ایوب خان نے سیاسی جماعتوں سے پابندیاں اٹھائیں تو حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے مشورہ پر جانشین امیر شریعت حضرت مولانا

سید ابوذر بخاریؒ نے احرار کے احیاء کا اعلان کیا اور ضیغم احرار شیخ حسام الدینؒ کی قیادت میں احرار پھر سرگرم ہو گئے۔ مجلس احرار اسلام سیاسی اور عوامی میدان میں قادیانیوں اور قادیانی نواز قوتوں کے خلاف سینہ سپر ہوئی تو مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی محاذ پر قادیانیوں کا محاسبہ اور تعاقب کرنے لگی۔ مجلس احرار اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت ایک ہی کام کے دو نام ہیں۔ ان میں گل و بلبل کا رشتہ ہے۔ مجلس احرار اسلام گل ہے تو مجلس تحفظ ختم نبوت بلبل۔ اور یہ بلبل گلستانِ احرار کے ہر گل سے لطف اندوز ہوتی رہی ہے۔

شہداء ختم نبوت کا خونِ بے گناہی رنگ لایا اور ۱۹۷۴ء میں ایک بے مثال تحریک کے نتیجے میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ قائد تحریک تحفظِ ختم نبوت حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری، قائدِ احرار حضرت مولانا سید ابوذر بخاریؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا شاہ احمد نورانی، حافظ عبدالقادر روپڑیؒ، نواب زادہ نصر اللہ خانؒ، پروفیسر عبدالغفور احمد اور دیگر رہنماؤں کی قیادت میں تحریک کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

جون ۱۹۷۵ء میں ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ قادیانیوں کے مرکز ربوہ میں فاتحانہ انداز کے ساتھ داخل ہوئے اور تبلیغی جلسوں کے ذریعے قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دی۔ ۲۷ر فروری ۱۹۷۶ء میں چناب نگر (سابق ربوہ) میں مجلس احرار اسلام نے مسلمانوں کی پہلی جامع مسجد ''مسجد احرار'' قائم کی۔ جس کا سنگِ بنیاد جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ نے اپنے دستِ حق پرست سے رکھا۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے سابق صدر مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ نے بھی اس موقع پر خطاب فرمایا۔ حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ کی امامت میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ حضرت مولانا سید ابوذر بخاری اور حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہما اللہ اور دیگر کارکنانِ احرار کو گرفتار کر لیا گیا۔ ابناء امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ اور حضرت سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے یہاں مدرسہ و مسجد قائم کر کے قادیانی ''قصرِ خلافت'' میں زلزلہ برپا کر دیا۔

۱۹۸۴ء میں کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ، قائدِ احرار ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ اور دیگر تمام دینی و سیاسی رہنماؤں کی قیادت میں تحریک تحفظ ختم نبوت برپا ہوئی تو ''قانونِ امتناع قادیانیت'' کے اجراء کی صورت میں کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

مجلس احرار اسلام کا قافلۂ تحفظ ختم نبوت پوری آب و تاب کے ساتھ رواں دواں ہے۔ پاکستان میں اس وقت تیس مراکز ختم نبوت، محاسبۂ قادیانیت کی پُر امن جہدِ مبین میں مصروف ہیں۔ برطانیہ میں جناب شیخ عبدالواحد، جرمنی میں سید منیر احمد بخاری، ڈنمارک میں جناب محمد اسلم علی پوری ''احرار ختم نبوت مشن'' کی نگرانی کر رہے ہیں۔ چناب نگر (ربوہ) میں قائدِ احرار ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم ہمہ وقت مدرسہ ختم نبوت، مسجد احرار میں موجود ہیں۔ نیز مولانا محمد مغیرہ قادیانیوں سے گفتگو اور مناظرہ کے ساتھ ساتھ مبلغین ختم نبوت بھی تیار کر رہے ہیں۔ مسجد احرار چناب نگر میں سالانہ ''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' ۱۲ر ربیع الاوّل کو منعقد ہوتی ہے۔ اسی طرح چنیوٹ لاہور، چیچہ وطنی، ملتان، تلہ گنگ اور دیگر شہروں کے مراکزِ احرار میں بھی تحفظ ختم نبوت کے سالانہ اجتماعات ہوتے ہیں۔ مراکز احرار میں تحفظ ختم نبوت کورس منعقد ہوتے ہیں۔ جنوری ۲۰۱۱ء سے مرکز احرار تلہ گنگ سے ''فہمِ ختمِ نبوت خط کتابت کورس'' مفت شروع کیا گیا۔ ہزاروں مسلمان اس میں شریک ہو رہے ہیں۔ اسی طرح پچنند (تلہ گنگ) سے بذریعہ موبائل S.M.S ختم نبوت کورس

شروع کیا گیا ہے۔ ردّ قادیانیت پر ہزاروں روپے کا لٹریچر شائع کر کے مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ مجلس احرار اسلام کی موجودہ قیادت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری (امیر مرکزیہ) جناب عبداللطیف خالد چیمہ (ناظمِ اعلیٰ) جناب میاں محمد اویس (ناظمِ نشر واشاعت) اپنے رفقاء کی بہترین صلاحیتوں کے ساتھ قادیانیت کے محاسبہ وتعاقب میں فعال و سرگرم ہیں۔

مجلس احرار اسلام نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۲۹ء کو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، مفکرِ احرار چودھری افضل حقؒ اور دیگر اکابر رحمہم اللہ کی قیادت میں ایک فکری وتحریکی سفر کا آغاز کیا تھا۔ اکابرِ احرار نے مسلمانوں کے دینی عقائد واعمال کے تحفظ کے ساتھ ساتھ قومی وسیاسی تحریکوں اور سماجی خدمت کے میدان میں بھرپور کردار ادا کیا۔ اس سفر میں قید وبند کی تمام صعوبتیں برداشت کیں۔ حتیٰ کہ اپنی جانیں بھی اللہ کے راستے میں قربان کیں۔

محدث العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو ''امیر شریعت'' منتخب کر کے مجلس احرار اسلام کو تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر سرگرم کیا تھا۔ الحمدللہ احرار آج بھی تحفظِ ختم نبوت کے مشن کی آبیاری کر رہے ہیں یہی احرار کا تعارف، پہچان اور شناخت ہے۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء کی ''احرار تبلیغ کانفرنس'' قادیان سے لے کر آج ۲۰۱۱ء تک ۸۲ سالہ تحریکی سفر میں احرار کارکنوں اور قائدین نے جس استقامت اور جرأت وایثار کا مظاہرہ کیا' وہ اُن کے لیے توشۂ آخرت ہے۔ خصوصاً تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ۱۹۳۴ء (قادیان) ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء (پاکستان) میں برپا ہونے والی تحاریک تحفظ ختم نبوت احرار کی جدوجہد کا حاصل ہیں۔ مجلس احرار اسلام نے تحریک تحفظ ناموسِ رسالت ۲۰۰۶ء اور ۲۰۱۱ء کے دونوں ادوار میں قومی دھارے میں شامل ہو کر اپنے حصے کا بھرپور کردار ادا کیا۔ امتِ مسلمہ کے خلاف عالمی سامراج کی سازشوں اور منصوبوں سے عوام کو خبردار کیا اور حکمرانوں کو جھنجھوڑا تحریک کامیاب ہوئی۔ وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے اسمبلی کے فلور پر قانون ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کا اعلان کیا۔

(اپیل)

اس وقت مدرسہ ختم نبوت چناب نگر، مدنی مسجد چنیوٹ، مرکزی عثمانیہ مسجد چیچہ وطنی اور مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم ملتان زیر تعمیر ہیں۔ مجلس احرار اسلام کے شعبۂ تبلیغ تحریک تحفظ ختم نبوت کے تحت قائم مدارس ومراکز، اساتذہ ومبلغین، طلباء کی رہائش، خوراک، علاج اور لٹریچر کی اشاعت وغیرہ پر سالانہ اخراجات تقریباً ایک کروڑ روپے ہیں۔ جدید تعمیرات بجٹ کی کمی کی وجہ سے معلق ہیں۔

تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی جماعت' مجلس احرار اسلام میں شامل ہوں اور قافلۂ تحفظ ختم نبوت کے معاون بنیں۔ اپنی زکوٰۃ وصدقات اور عطیات سے احرار ختم نبوت مشن کو مضبوط کریں۔ اللہ کی رضا کے لیے خرچ آپ کریں دعا ہم کریں گے اور اجر اللہ تعالیٰ عطاء فرمائیں گے۔ (ان شاء اللہ)

رابطہ وترسیل زر کے لیے

دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان　061-4511961,0300-6326621

بذریعہ بینک: چیک یا ڈرافٹ بنام سید محمد کفیل بخاری' مدرسہ معمورہ

کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 2-3017　یو بی ایل کچہری روڈ ملتان

بذریعہ آن لائن: 2-3017-010　بینک کوڈ: 0165